جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل ...

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عگ

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت دہلی سے نکلتا ہے

الحق ایجنسی دہلی کی کتابین

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دلی مین پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت وضلالت ٹریکٹ مین
مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبے محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ وسلم کی شان مین نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو وبیہودہ تحریرات
لکہکر شایع کئے تھے۔ اس کا مکمل مفصل جواب مندرجہ عنوان نام
سے [illegible] لکہوا کر شایع کیا ہے۔ اس مین حضور پر نور صلعم
کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفرون وعلما
یوروپین کی شہادتون سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیون کے

حمائل لفظی

با ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب

ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد مہمہ
کے متعلق سلسلہ وار نمبر لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیئے ہین
مجلد عگ دو روپے

مکمل تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو
انگریزی سے مسٹر محمود صاحب بیرسٹر پسر سر سید مرحوم نے اردو لباس
پہنایا۔ اور عمدہ نفیس وخوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت [illegible] روپیہ
کے [illegible] جلدین [illegible]
ایک [illegible] قیمت [illegible]
نفیس [illegible] مین باصول ملے گی [illegible]
قیمت پر مل سکے گی دیگر مطبوعات [illegible] کتب [illegible]

ضمیمہ | مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۲ء؁ یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق دہلی

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۱)

ناچیز خادم الحق کا ارادہ ہے کہ مسلسل کئی نمبرون مین مندرجہ بالا عنوان کے نیچے حضرت حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ کارنامے ظاہر کرے جو مصداق پیشگوئی قرآن مجید **هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله** ۔ کئے ہین اور جن کے ذریعہ آپ نے یقینی اور آفتاب سے زیادہ روشن طور پر اسلام کی صداقت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اپنی مسیحیت و مہدویت کا ثبوت دیکر تمام دنیا کے مخالفین اسلام کو ملزم ولاجواب کر دیا اور ہر ایک فریق سے اون پر اتمام حجت کرکے دین الحق کو غالب کر دکھایا۔

ناظرین! اس سلسلہ مضامین کو آپ بغور ملاحظہ فرماوین اور مخالفین سلسلہ احمدیہ سے دریافت کرین کہ آیا دنیا مین کوئی اور بھی ایسا کاذب اور مفتری علی اللہ و دجال ضال مضل گذرا ہے جس نے اسلام اور خدا اسلام اور کتاب اسلام اور نبی اسلام علیہ السلام کی صداقت پر اس طریق سے جان و مال قربان کرکے مخالفین دین پر حجت تمام کر دی ہو؟ اگر ہے تو نظیر پیش کرین۔ نہین تو خدا سے ڈرین اور مرنے کا دن یاد کرین جبکہ اس تکذیب کا اون سے سخت مواخذہ ہوگا۔ اور وہ مواخذہ ابدی ہوگا۔ نہ صرف مرنے کے بعد ہی انتظار کرو۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

مین اس سلسلہ کو اون ابتدائی زمانہ سے شروع کرتا ہون جبکہ آپ (علیہ السلام) ایک گمنامی کی حالت مین تن تنہا اور گوشہ گزین تھے۔ اور یہ زمانہ ۱۸۸۴ء؁ سے پیشتر کا ہے۔ اسی زمانہ مین آنحضور لامع النور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ جیسی لاجواب کتاب حقیت اسلام مین تصنیف فرمائی۔ جسکے مجیب کے لئے خواہ وہ کسی مذہب وملت کا آدمی ہو مبلغ دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا۔ مگر آج تک کوئی مرد میدان اس انعام کو حاصل کرنے والا نہ پیدا ہوا اور نہ آیندہ ہی امید ہے کہ موجود ہو۔ چونکہ اشاعت کتاب مین کسیقدر دیر تھی اس لئے حضور علیہ السلام نے مندرجہ ذیل ایک اشتہار اور اوسکے ساتھ ایک مطبوعہ خط ہر ایک مذہب کے معزز پیرو کے نام ارسال فرمایا جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ خط مطبوعہ مین آپ نے ارقام فرمایا کہ

"کہ یہ عاجز مولف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جلشانہ کیطرف سے مامور ہوا ہے کہ **نبی ناصری اسرائیلی مسیح کی** طرز پر کمال مسکینی و فروتنی وغربت وتذلل وتواضع سے **اصلاح خلق** کے لئے کوشش کرے اور اون لوگون کو جو راہ راست سے بےخبر ہین صراط مستقیم دکھا دے۔ اسی غرض سے کتاب براہین احمدیہ تالیف پائی ہے اور اسکا خلاصہ مطلب اشتہار ہمراہی خط ہذا مین مندرج ہے۔ لیکن چونکہ پوری کتاب کا شایع ہونا ایک طویل مدت پر موقوف ہے اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل **بغرض اتمام حجت** یہ خط (جسکی ۲۴۰ کاپی چھپوائی گئی ہے) معہ اشتہار انگریزی شایع کیا جاوے اور اسکی ایک ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان پنجاب وہندوستان وانگلستان وغیرہ بلاد جہانتک ارسال خط ممکن ہو جو اپنی قوم مین خاص طور پر مشہور اور معزز ہون اور بخدمت معزز برہمو صاحبان وآریہ صاحبان ونیچری صاحبان وحضرات مولوی صاحبان (جو وجود خوارق وکرامات سے منکر ہین اور اس وجہ سے اس عاجز پر بدظن ہین) ارسال کیجاوے۔ اسکی حضرت مولائے کریم کی طرف سے اجازت ہوئی ہے۔ (بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مخاطب وجوہ پہنچنے

پر رجوع بحق ہو کر ینگے یا ملزم ولاجواب و مغلوب ہو جاوینگے بنا برآن علیہ یہہ خط آپ کی خدمت مین ارسال کیا جاتا ہے اگر آپ نے اسکی طرف توجہ نہ کی تو آپ پر حجت تمام ہو گی۔ اصل مقاصد جس کے ابلاغ کے لئے مین مامور ہوا ہون یہہ ہے کہ دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانون کی شہادت بھی پائی جاتی ہے جسکو طالب صادق اس خاکسار (مولف براہین احمدیہ) کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا آسمانی نشانون کی صداقت مین شک ہو تو آپ طالب صادق بنکر قادیان مین تشریف لاوین اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت مین رہکر ان آسمانی نشانون کا بچشم خود مشاہدہ کر لین۔ لیکن اس شرط نیت سے کہ بمجرد معائنہ آسمانی نشانون کے اسی جگہ (قادیان مین) شرف اظہار اسلام یا تصدیق خوارق سے مشرف ہو جاوینگے۔ اس نیت سے آپ آوینگے تو ضرور انشاءاللہ تعالے آسمانی نشان مشاہدہ کرینگے اس امر کا خدا کیطرف سے وعدہ ہو چکا ہے جس مین تخلف کا امکان نہین۔ اور اگر آپ آوین اور ایک سال تک رہکر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کرین تو دوسو روپیہ ماہوار کے حساب سے (کل چوبیس سو روپیہ) آپ کو حرجانہ یا جرمانہ دیا جاویگا اس دوسو روپیہ ماہوار کو آپ اپنی شایان شان نہ سمجھین تو ہماری وعدہ خلافی کا جرمانہ جو آپ اپنی شان کے لائق قرار دینگے ہم اس کو بشرط استطاعت قبول کرینگے آپ اپنی شرط اظہار اسلام یا تصدیق خوارق ایک سادہ کاغذ پر تحریر کر دین جسکو اخبارون مین شایع کیا جاویگا۔ ہم سے اپنی شرط دوسو روپیہ ماہوار جرمانہ (یا جو آپ پسند کرین) عدالت مین رجسٹری کرالین اور اس کے ساتھ ایک حصہ جائداد بھی بقدر شرط رجسٹری کرالین " ملخصاً مطبوعہ مجتبائی پریس لاہور (سنہ ۱۸۸۴ء)

یہانتک تو ہم نے مطبوعہ خط کا خلاصہ بلفظہ درج کیا ہے اور اس کے ساتھ جو انگریزی اور اردو مین اشتہار شایع کرکے بھیجا گیا تھا اوس کا اقتباس یہہ ہے کہ:

" کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالے کی طرف سے مولف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے اس کتاب مین دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے۔ اول دلائل عقلیہ سے جن کی قدر شرکت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام اُن دلائل کو توڑ دے تو اسکو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار ہے اگر چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت مین رجسٹری بھی کرالے۔ دوم آسمانی نشانون سے مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اُس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہین اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن بہتون پر اکابر اولیاء سے فضیلت دیگئی ہے جو اس سے پہلے گذر چکے ہین اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔ اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بنکر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے تو ہماری طرف سے اوس پر اتمام حجت ہے جسکا خدا تعالے کے روبرو اس کو جواب دینا پڑیگا " انگریزی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر (سنہ ۱۸۸۴ء) اردو مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

ناظرین! یہہ ہے خلاصہ اس خط و اشتہار مطبوعہ کا جو خدا کے مامور نے تائید اسلام و مخالفین اسلام پر اتمام حجت کے لئے شایع کئے۔ ان اقتباسات بالا مین امورات ذیل کا بوضاحت بیان ہے۔

(۱) مولف براہین احمدیہ کا ہدایت خلق کے لئے منجانب اللہ ملہم اور مامور ہونا

(۲) مجدد وقت و مثیل مسیحؑ ہونا۔

(۳) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن کی اتباع سے خواص

انبیاء ورسولون کے نمونہ پر ہونا۔

(۴) بہت سے اکابر اولیاء سابقین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہونا۔

(۵) صرف اسلام اور قرآن مجید و شریعت محمدیہ کا معتقد و متبع ہونا۔

(۶) تائید اسلام کے لیے سینہ سپر ہوکر مردانہ وار میدان مین آنا۔

(۷) ہر ایک مذہب کے سرنز لیڈرون اور ہر ایک فرقہ کے سربرآوردہ مولویون کو صداقت اسلام آزمانیکے لیے دعوت دینا۔

(۸) بعد مشاہدہ صداقت اسلام مخالف سے صرف مسلمان اور صدق ہونے کی شرط کرنا۔

(۹) بصورت عدم اظہار صداقت اسلام و نشان آسمانی دو سو روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی زیادہ روپیہ بطور حرجانہ مخالف کو دینے کے واسطے تیار رہنا۔

(۱۰) اور حرجانہ مجوزہ کے متعلق اطمینان مخالف کے لئے اپنی جائداد کو رجسٹری کراکر معاہدہ کو بھی عدالت مین رجسٹری کرا دینے کا اقرار کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اب ہم سلسلہ احمدیہ کے اندرونی و بیرونی دشمنون سے پوچھتے ہین کہ (الف) کوئی اس مقابلہ کے لئے تم مین سے نکلا؟ (ب) یہہ جرأت تحدی بغیر کامل یقین کے کسی ایسے کاذب اور مفتری سے ہی ہوسکتی ہے جسکو نہ تو خدا اور رسول پر ایمان ہو اور نہ قرآنی وعدون پر یقین پھر بھی وہ اپنا مال و جان اسلام پر قربان کرنے کو ہر وقت آمادہ رہے؟ (ج) بعد زمانہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی ایسے خادم اسلام کا پتہ بتا سکتے ہو؟ (د) علماء صوفیا ورسل مین سے کسی نے اس طریق پر جواب سے اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر کیا؟ (ھ) جبکہ اس صاف اور صریح طریق پر صداقت اسلام پر کھنے کے لئے باوجود اطلاع کوئی نہ آیا تو ان پر اتمام حجت ہوگئی یا نہین؟ اگر دیانت اور حیا کا مادہ موجود ہے۔ تو امرتسر کا اہل حدیث اور اہل فقہ بدزبانی اور لایعنی طریق گفتگو کو چھوڑکر۔ صرف سوالات بالا کا جواب تحریر کرین۔ اسی طرح ہر ایک مخالف کا حق ہے کہ وہ جواب دے اور ہمین اوس جواب سے اطلاع ہونی چاہیے۔

میان اللہ دین لدہانوی کا ارتداد

آجکل ایک اشتہار مورخہ ۱۲ ماہ حال مطبوعہ اشرف پریس لدہانہ مشتہرہ میان اللہ دین ہمارے پاس بذریعہ ڈاک پہونچا ہے اشتہار مین اللہ دین صاحب لکھتے ہین کہ ”یہہ کمترین ایک مدت سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت اور سلسلہ مین داخل تھا اب مین اس سلسلہ جدیدہ سے قطعی علیحدہ ہوگیا ہون اور مین اس فرقہ کے کسی عقیدہ کا پابند ہون۔ میرا وہی عقیدہ ہے۔ جو ہر ایک سچے مسلمان کا ہونا چاہیے اب مین مرزا صاحب کی بیعت سے توبہ کرتا ہون اور بطور اطلاع عوام مین مشتہر کرتا ہون کہ آج سے مجہکو جماعت مرزائیہ مین شمار نہ کیا جاوے“ اشتہار کے ساتہہ احباب لدہانہ نے یہہ بھی اطلاع دی ہے کہ مخالفین لدہانہ اللہ دین صاحب کو سر پر اٹہائے پہر رہے ہین اور مارے خوشی کے جامے مین نہین سماتے۔ اور اشتہار مذکور کو کثرت سے تقسیم کر رہے ہین۔ مجھے اس اشتہار اور مخالفین کی بے محل غیر واجب خوشی پر ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا۔ ہنسی کا سبب تو یہہ ہوا کہ معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیون ایک ایسے شخص کے ارتداد کو اسقدر اہمیت دیکر بیہودہ خوشی منائی۔ اگر انکو علم نہ تہا تو اب جان لینگے کہ مرتد مذکور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایسا ہی تعلق رکہتا تھا جیسا کہ منافقین کو اسلام سے جنکی حالت یہہ بیان کی گئی ہے کہ ”واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون“ یعنے منافق لوگ اپنی مطلب براری کے لیے ایسا کرتے ہین کہ جب مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم مدت سے مسلمان ہین اور جب اپنے بڑے کافرون سے علیحدگی مین ملتے ہین تو اپنی بریت کے وجوہات بیان کرکے کہتے ہین کہ ہم تو اصل مین تمہارے ساتہہ ہین مسلمانون سے تو ہم مسخری کرتے رہتے ہین۔ مین اللہ دین صاحب کو اس وقت سے جانتا ہون جبکہ یہہ دہلی مین اپنا مطبع رکھتے تھے۔ بعد ازان لدہانہ چلے گئے اور وقتاً فوقتاً دہلی مین انجمن اسلامیہ لاہور کی ملازمت وعظ گوئی کی وجہ سے آتے رہے۔ مین اچھی طرح سے واقف ہون کہ یہہ احمدی نہین تھے۔ جسکے ثبوت حسب ذیل مین درج کرتا ہون۔ اگر مرتد مذکور یا اوسکے مرکب حوصلہ رکھتے ہین تو اسکی تردید کرکے دکھاوین۔ سنیئے

(۱) مرتد مذکور انجمن ہدایت اسلام لاہور کا پرانا ملازم ہے اور وعظ گوئی منجانب انجمن مذکور کی تنخواہ پاتا ہے۔ کیا ایک احمدی کو انجمن ہدایت اسلام لاہور اپنا واعظ مقرر کرسکتی ہے۔ اگر کر سکتی ہے تو اسکی نظیر پیشکرو۔ یہہ پہلی دلیل اسکے منافق ہونیکی ہے۔

(۲) مرتد مذکور ہر ایک غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑہتا ہے۔ کیا جو شخص برخلاف تعلیم وحکم امام الزمان غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑہتا ہے وہ احمدی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین!

(۳) مرتد مذکور امرتسری مولوی کے پیچھے کئی دن تک اپنے مقام پہچان بتقریب وعظ گوئی ثناء اللہ اور مرتد مذکور گئے ہوئے تھے اور ثناء اللہ واعظ

امام نماز ہوتا تھا نماز پڑھتا رہا ہے۔ کیا وہ شخص جو ملعون کذاب و معاند مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدا جائز رکھتا ہے اور اوسکے پیچھے شرح صدر سے نمازیں برباد کرتا ہے احمدی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں!

(۴) مرتد مذکور نے آج تک کوئی کتاب صداقت مسیح موعود علیہ السلام یا تائید سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تصنیف و تالیف کر کے شایع نہیں کی حالانکہ ہمیشہ رسالہ لکھ لکھ کر بیچتا اور اس ذریعہ سے خاصے ٹکے کماتا رہتا ہے کیا ایک بھی کتاب سلسلہ کی تائید میں نہ لکھ سکا۔ پس وہ شخص جو اکثر رسالہ اور ٹریکٹ لکھکر چھپوا کر شایع کرتا رہتا ہے وہ ایک ہی ایسی نظیر نہیں پیش کر سکتا جو سلسلہ کی تائید میں اوس نے لکھی ہو؟ تو یہہ اوسکے نفاق اور منافقانہ حالت پر بڑی دلیل نہیں؟

(۵) مرتد مذکور نے جسقدر کتابیں چھپوا کر شایع کی ہیں اون میں کسی جگہ بھی اسنے اپنے نام کے ساتھہ احمدی نہیں لکھا۔ کسی میں اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا۔ نہ اشارۃً ہی کسی جگہ احمدیت کا اظہار کیا۔ تو کیا یہہ طرز منافقانہ نہیں تو اور کیا ہے؟

(۶) مرتد مذکور کو دہلی۔ آگرہ وغیرہ مقامات میں عبد المجید وہابی متوفی کے ساتھہ اور محمد حسین غیر مقلد کوئلہ والے کے پاس رہا اونکے ساتھہ نمازیں پڑھتا وعظ کہتا رہا۔ کبھی اس نے ایک لفظ بھی کسی وعظ میں ایسا نہیں کہا جس سے اس کے احمدی ہونیکا اشارہ ہی نکل سکے۔ ہمیشہ اپنے تئیں چھپاتا رہا ہے۔ دہلی کے وعظ بازاروں میں سب نے سنے ہیں اور سب اسکو غیر احمدی سمجھکر گوشت روٹی کہلاتے رہے ہیں۔ ہمیشہ یہہ اس سے ڈرتا رہا کہ کوئی مجھے احمدی نہ کہدے۔ کیونکہ میں دو ایک مرتبہ قادیان گیا ہوں اور پھر میری ملازمت انجمن لاہور کی اور گوشت روٹی جاتی رہے۔ اور لوگ وعظ بھی نہ سنیں اور کتابیں بھی نہ خرید سکینگے۔ پس یہہ نفاق اور دوہرا نفاق نہیں تو کیا تھا؟

(۷) مرتد مذکور کا اشتہارات سلسلہ میں کبھی بحیثیت احمدی ذکر نہیں آیا۔ جسکا باعث بھی اسکی منافقانہ حالت ہے۔

(۸) کبھی چندہ باقاعدہ یا مالی امداد سے مرتد مذکور نے سلسلہ عالیہ سے اپنا تعلق قائم رکھا؟

(۹) محض بیعت کر لینا کچھہ وقعت نہیں رکھتا۔ تاوقتیکہ مطابق تعلیم امام موعود مسیح معہود علیہ السلام عمل کر کے ظاہر و باطن یکسان نہ رکھے۔ جس سے مرتد مذکور ہمیشہ بے نصیب رہا۔ پس وہ احمدی نہیں۔

(۱۰) کاغذات مردم شماری ۱۹۱۱ء میں پوچھ دیکھو کہ مرتد مذکور نے اپنا کیا مذہب اور عقیدہ تحریر کرایا ہے۔ کیا وہان اوس نے اپنے تئیں احمدی لکھایا ہے؟

اس وقت یہہ چند دلائل میان اللہ دین لدہانوی سابق منافق حال مرتد کے عدم احمدیت پر ہم نے لکھے ہیں۔ اُن میں سے جس دلیل کو وہ رد کر سکتا ہے کر دکہائے۔ تو اسکی بجائے ہم اوس سے بہتر دلیل اور پیش کر دینگے۔ انشاء اللہ۔

اب ہم یہہ مان کر ہی کہ مرتد مذکور درحقیقت احمدی ہی تھا۔ جواب دیتے ہیں کہ مرتد مذکور کا ارتداد اس کی بدقسمتی اور بدانجامی کی دلیل ہے نہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی کمزوری کا باعث۔ کسی منافق یا جاہل کا کسی مذہب یا فرقہ سے ارتداد اس مذہب متروکہ کی تکذیب کا موجب نہیں ہوا کرتا۔ ورنہ مسلمانوں کا عیسائی اور آریہ ہو جانا اسلام کی مذمت کا سبب ہونا چاہیے مگر ایسا ہرگز نہیں! مرتد ہونا کسی شخص کا سنۃ اللہ کے مطابق ہے۔ چونکہ احمدیہ سلسلہ علی منہاج نبوت واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھہ بھی خدا تعالےٰ کا وہی فعل صادر ہوتا ہے۔ جو دیگر نبیوں کے سلسلہ کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ اللہ دین نے کبھی اپنے تئیں خاص موقعوں پر احمدی کہدیا ہو۔ اور ممکن ہے جبکہ ہمیں علم نہیں کہ مرتد مذکور نے بیعت بھی کی ہو۔ مگر یہہ صحیح نہیں کہ وہ مخلص سچا احمدی تھا اللہ دین اور اسکا ایک اور رفیق حال میرٹھی واعظ ابو رحمت حسن ہے یہہ دونوں ایک ہی قسم کے احمدی اور ایک ہی قسم کے منافق ہیں۔ اور ہم ان دونوں کے حال سے بفضلہ واقف ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو اور بھی لکھا جائیگا۔

اسلام اور عقلیت

اس نام کی ایک کتاب کا ریویو معزز ہمعصر ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ۱۳ جولائی ۱۲ء کے پرچہ میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ "ہم ہرگز رائے نہیں دیتے کہ کوئی مسلمان اس کو منگوا کر پڑھے اور مصنف کی اس ہرزہ درائی پر ہمکو تعجب بھی ہے اور افسوس بھی" کتاب کس کی تصنیف ہے؟ کس مضمون پر ہے۔ کہان طبع ہوئی ہے؟ اس کا جواب سن لیجیے کہ۔ اس ناپاک کتاب کا مصنف ایک شخص محمد مظہر الحق ایم اے ہے۔ جو پہلے علیگڈہ میں پروفیسری پر مامور تھا۔ آجکل کلکتہ میں ہے۔ کتاب میں بمقابلہ اسلام دہریت کی تائید کی گئی ہے اس کی تمہید کے الفاظ یہہ ہیں "تعجب کی بات ہے کہ دنیا میں اب تک ایسے لوگ موجود ہیں جو خدا فرشتوں۔ جنوں۔ قبر۔ قیامت۔ حساب۔ میزان صراط۔ جنت۔ دوزخ وغیرہ کے قصوں کہانیوں کو سچ سمجھتے ہیں۔ آجکل علم و عقل کا زمانہ ہے اور اسکا تقاضا ہے [illegible] ہر گروہ کا [illegible]

امام نماز ہوتا تہا نماز پڑہتا رہا ہے۔ کیا وہ شخص جو مکفر و مکذب و معاند مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدا جائز رکہتا ہے اور اوسکے پیچہے شرح صدر سے نمازیں برباد کرتا ہے احمدی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

(۴) مرتد مذکور نے آج تک کوئی کتاب صداقت مسیح موعود علیہ السلام یا تائید سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تصنیف و تالیف کرکے شایع نہیں کی حالانکہ ہمیشہ رسالہ لکہہ لکہہ کر بیچتا اور اس ذریعہ سے خاصے ٹکے کماتا رہتا ہے کیا ایک بہی کتاب سلسلہ کی تائید میں نہ لکہہ سکا۔ پس وہ شخص جو اکثر رسالہ اور ٹریکٹ لکہکر چہپواکر شایع کرتا رہتا ہے وہ ایک ہی ایسی نظیر نہیں پیش کر سکتا جو سلسلہ کی تائید میں اوس نے لکہی ہو؟ تو یہہ اوسکے نفاق اور منافقانہ حالت پر بدیہی دلیل نہیں!

(۵) مرتد مذکور نے جس قدر کتابیں چہپواکر شایع کی ہیں اون میں کسی جگہ بہی اسنے اپنے نام کے ساتہہ احمدی نہیں لکہا۔ کسی میں اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا۔ نہ اشارۃً ہی کسی جگہ احمدیت کا اظہار کیا۔ تو کیا یہہ طرز منافقانہ نہیں تو اور کیا ہے؟

(۶) مرتد مذکور کو دہلی۔ آگرہ وغیرہ مقامات میں عبد المجید دہلی متوفی کے ساتہہ اور محمد حسین غیر مقلد کوئلہ والے کے پاس رہا اونکے ساتہہ نمازیں پڑہتا وعظ کہتا رہا۔ کبہی اس نے ایک لفظ بہی کسی وعظ میں ایسا نہیں کہا جس سے اس کے احمدی ہونیکا اشارہ ہی نکل سکے۔ ہمیشہ اپنے تئیں چہپاتا رہا ہے۔ دہلی کے وعظ بازاروں میں سب سنتے ہیں اور سب اسکو غیر احمدی سمجہکر گوشت روٹی کہلاتے رہے ہیں۔ ہمیشہ یہہ اس سے ڈرتا رہا کہ کوئی مجہے احمدی نہ کہدے۔ کیونکہ میں دو ایک مرتبہ قادیان گیا ہوں اور پہر میری ملازمت انجمن لاہور کی اور گوشت روٹی جاتی رہے۔ اور لوگ وعظ ہی نہ سنیں اور کتابیں بہی نہ خریدینگے۔ پس یہہ نفاق اور درپردہ نفاق نہیں تو کیا تہا؟

(۷) مرتد مذکور کا اخبارات سلسلہ میں کبہی بحیثیت احمدی ذکر نہیں آیا۔ جسکا باعث بہی اسکی منافقانہ حالت ہے۔

(۸) کبہی چندہ باقاعدہ یا مالی امداد سے مرتد مذکور نے سلسلہ عالیہ سے اپنا تعلق قایم رہنے دیا؟

(۹) محض بیعت کر لینا کچہہ وقعت نہیں رکہتا تا وقتیکہ مطابق تعلیم امام موعود مسیح معہود علیہ السلام عمل کرکے ظاہر و باطن یکسان نہ رکہے۔ جس سے مرتد مذکور ہمیشہ بے نصیب رہا۔ پس وہ احمدی نہیں۔

(۱۰) کاغذات مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء میں پوچہہ دیکہو کہ مرتد مذکور نے اپنا کیا مذہب اور عقیدہ تحریر کرایا ہے۔ کیا وہاں اوس نے اپنے تئیں احمدی لکہایا ہے؟

اس وقت یہہ چند دلائل میاں اللہ دین لدہانوی سابق منافق حال مرتد کے عدم احمدیت پر ہم نے لکہے ہیں۔ اُن میں سے جس دلیل کو وہ رد کر سکتا ہے کر دکہائے۔ تو اسکی بجائے ہم اوس سے بہتر دلیل اور پیش کر دینگے۔ انشاء اللہ۔

اب ہم یہہ مان کر ہی کہ مرتد مذکور درحقیقت احمدی ہی تہا۔ جواب دیتے ہیں کہ مرتد مذکور کا ارتداد اس کی بدقسمتی اور بدانجامی کی دلیل ہے نہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی کمزوری کا باعث۔ کسی منافق یا جاہل کا کسی مذہب یا فرقہ سے ارتداد اس مذہب متروکہ کی تکذیب کا موجب نہیں ہوا کرتا۔ ورنہ مسلمانوں کا عیسائی اور آریہ ہو جانا اسلام کی مذمت کا سبب ہونا چاہیئے مگر ایسا ہرگز نہیں! مرتد ہونا کسی شخص کا سنۃ اللہ کے مطابق ہے چونکہ احمدیہ سلسلہ علی منہاج نبوت واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس کے ساتہہ بہی خدا تعالےٰ کا وہی فعل صادر ہوتا ہے۔ جو دیگر نبیوں کے سلسلہ کے ساتہہ ہوتا رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ دین نے کبہی اپنے تئیں خاص موقعوں پر احمدی کہدیا ہو۔ اور ممکن ہے جبکہ ہمیں علم نہیں کہ مرتد مذکور نے بیعت بہی کی ہو مگر یہہ صحیح نہیں کہ وہ مخلص سچا احمدی تہا اللہ دین اور اسکا ایک اور فیقی حال میرٹہی واعظ ابو رحمت حسن ہے یہہ دونوں ایک ہی قسم کے احمدی اور ایک ہی قسم کے منافق ہیں۔ اور میں ان دونوں کے حال سے مفصلہ واقف ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو اور بہی لکہا جائیگا۔

اسلام اور عقلیت

اس نام کی ایک کتاب کا ریویو معزز ہمعصر ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ۵ جولائی سنہ ۱۲ء کے پرچہ میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ "ہم ہرگز رائے نہیں دیتے کہ کوئی مسلمان اس کو منگواکر پڑہے اور مصنف کی اس ہرزہ درائی پر ہمکو تعجب ہی ہے اور افسوس بہی۔" کتاب کس کی تصنیف ہے؟ کس مضمون پر ہے۔ کہاں طبع ہوئی ہے؟ اس کا جواب سن لیجیے کہ۔ اس ناپاک کتاب کا مصنف ایک شخص محمد ظریف ایم اے ہے۔ جو پہلے علیگڈہ میں پروفیسری پر مامور تہا۔ آجکل کلکتہ میں ہے۔ کتاب میں بمقابلہ اسلام دہریت کی تائید کی گئی ہے اس کی تمہید کے الفاظ یہہ ہیں "تعجب کی بات ہے کہ دنیا میں اب تک ایسے لوگ موجود ہیں جو خدا فرشتوں۔ جنوں۔ قبر۔ قیامت۔ حساب۔ میزان۔ صراط۔ جنت۔ دوزخ وغیرہ کے قصوں کہانیوں کو سچ کہتے ہیں آجکل علم و عقل کا زمانہ ہے اور اسکا تقاضہ ہے [illegible] کسی چیز کو [illegible]

جب تک وہ مشاہدہ اور تجربہ مین نہ آ سکے۔ قوانین فطرت کا سمجھنا اور اُن کے مطابق رہنے کے لئے قواعد بنانا انسان کا کام ہے۔ خدا کا ان قانون مین دخل دینا دخل در معقول ہے۔ جو خدا ان باتون مین دخل دیتا ہے وہ اہل کتاب کا خدا ہے۔ خیالی خدا ہے۔ اصلی خدا نہین اصلی خدا دہر ہے۔ دنیا ہے" نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات۔ ناظرین اس تمہید سے ہی تمام کتاب کا اور مصنف کا پتہ لگ جاتا ہے کہ ظریف نے یہہ ظرافت کی ہے یا حماقت۔ افسوس ہے ایسے نام کے مسلمانون پر جو در پردہ دشمن اسلام اور ایمان ہین مگر اسلامی نام کی آڑ مین خلقت کو گمراہ کرتے ہین۔ یہہ نحوس کتاب اردو پریس علیگڑھ سے شایع ہوئی ہے حیرت اور تعجب۔ رب ارحم علی امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

علماء سو کی مہربانیان

حاجی اسمعیل میمن نے کراچی سے ایک مراسلہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نام بھیجا ہے جو ۱۱ر جولائی کے ہفتہ وار پیسہ مین شایع ہوا ہے اوسمین علماء حال کی مہربانی کا تذکرہ کر کے اوس سخت ناگوار اختلاف کا ذکر لکھا ہے جو آجکل اس مقدس فرقہ کی بدولت کراچی مین واقع ہو رہا ہے۔ میمن مذکور لکھتا ہے کہ "ان نام کے علماء نے آجکل کراچی کے اندر چار فرقہ بنا دیئے ہین جنکے نام یہہ ہین (۱) رضاخانی (۲) چھنڈو خانی (۳) وہابیہ (۴) وہابڑے۔ یہہ چارون فرقے اپنی اپنی جگہ پر اہل سنت والجماعت کہلاتے ہین اور ایک دوسرے کو کافر کہتے رہتے ہین۔ جسکا تازہ واقعہ یہہ ہے کہ میمن جماعت مین ایک لڑکے کی ایک سال سے ایک جگہ منگنی ہو چکی تھی لڑکے کے والدین نے لڑکی والے سے جلد شادی کرنیکو کہا۔ لڑکی کا باپ فرقہ رضاخانی مین تہا۔ اور لڑکا فرقہ چھنڈو خانی مین تہا لڑکی والا کہتا۔ ہے تو چھنڈو خانی کافر ہے اس لئے مسلمان لڑکی کا نکاح کافر سے نہین ہو سکتا اگر لڑکا رضاخانی فرقہ مین داخل ہو کر مسلمان ہو جائے تو لڑکی دیدونگا۔ باوجودیکہ فریقین یعنے لڑکے لڑکی والے باہمی قریبی رشتہ دار بھی ہین لیکن رضاخان اور چھنڈو خان کی بدولت ایک دوسرے کے دشمن بنگئے ہین۔ میمن مذکور لکھتا ہے کہ "خدا ان نام کے علماء کو سمجھے جو اپنا پیٹ بھرنے کے لئے دوسرون کو خراب کرتے ہین۔ ایک گھر کے چار ٹکڑے کر دیتے ہین یہہ ہین جو وارث الانبیاء کہلانے والے جو بندہ شکم و زر ہین۔ نہ خدا کے لئے کوئی ہدایت کرین نہ خدا کے لئے کسی سے عداوت و محبت۔ محض نفسانی

خواہشون اور ہوا و ہوس کے تابع ہو کر سب کچھہ کر گذرتے ہین نہین کرتے تو صرف تقوے اور خشیت الٰہی اختیار نہین کرتے۔ خدا تعالےٰ ہی ان موذیون سے عوام کو بھی اور خواص کو بھی اور اسلام کو بھی جلد پاک کردے۔ آمین۔

ہندوستان کے اخبارات و مطابع

گورنمنٹ ہند کی رپورٹ جو حال مین شایع ہوئی ہے اوس سے پتہ لگتا ہے کہ سنہ ۱۸۸۰ء مین ہندوستان بہر مین ۷۰۱ پریس تھے جن سے ۲۲۸ اخبار ۲۲۳ رسالے نکلتے تھے اور ۳۲۲۵ کتابین انگریزی مین ۴۳۴۶ دیسی زبانون مین شایع ہوئین آج تیس سال مین اسقدر ترقی ہوئی ہے جو ہندوستان کی موجودہ مستعدی پر روشنی ڈالتی ہے یعنی سنہ ۱۹۱۰ء مین کل ہندوستان مین ۲۷۵۱ مطبع تھے۔ جن مین ۶۵۸ اخبار اور ۱۹۰۲ رسالے نکلتے تھے اور ۱۵۷۸ انگریزی زبان مین اور ۱۰۰۶۳ دیسی زبانون مین کتابین چھاپی گئین۔ مگر ساتھہ ہی یہہ امر بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ سنہ ۱۹۰۹ء کے مقابلہ مین سنہ ۱۹۱۰ء مین اخبارون کی تعداد مین کمی واقع ہوئی ہے جسکا سبب غالباً پریس ایکٹ کا ملک الموت ہے جس نے اخبارون کی جانین قبض کر دین اور وہ راہی ملک عدم ہوتے رہے۔ ورنہ زمانہ کا مذاق روز افزون اخبار بینی کے متعلق ترقی پر ہے۔

ستیارتھ پرکاش کا نظارہ

اس عنوان سے اخبار گورکل سماچار بدایون کے آریہ ایڈیٹر نے ایک مضمون لکھا ہے جس مین موجودہ ستیارتھ پرکاش کی غلطیون کی اصلاح جو منجانب لالہ جیونداس آریہ پنشنر لاہور موسومہ بہ سشودہت ستیارتھ پرکاش شایع ہوئی ہے بہت کچھہ واویلا مچایا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ

"ہمین اخبارون مین یہہ خبر پڑھکر کہ شریمان لالہ جیونداس صاحب پنشنر لاہور نے ستیارتھ پرکاش کو شدہ کر شایع کیا ہے جس مین انہون نے مہرشی سوامی دیانند جی کی تین طرح کی غلطیان نکالی ہین۔ اول ارتھہ اشدہی یعنے کس منتر کا ارتھہ اشدھ کرنا۔ دوم بہاشا اشدہی یعنی مروجہ بول چال رائے سے نہ ملنا۔ سوم وشے اشدہی یعنی کسی سدہانت کو رشی لوگون یا ویدون کے خلاف پھیلانا مہرشی سوامی دیانند کی ارتھہ اشدہی نکالنا لالہ جیونداس جی جیسے سنسکرت کے عالمون کا ہی کام ہے۔ جو لالہ صاحب سنسکرت بانی سے

محض انی ہین - ہم آپ سے اتی پرارتھنا کرتے مین کہ آریہ سماج کا بیڑا تو ویسے ہی غرق ہونے والا ہے آپ مہربانی فرمایئے آپ ناخدا نہ بنئے اگر شہرت کی خواہش ہے تو اور کوئی کام ہتی ہوئی گنگا مین کر اوٹھائے - بڑھاپے مین ہنسی نہ کرایئے - اور ان بچون کے دل ودماغ سے رشیون کی عزت کا فور نہ کرایئے جو زیر تعلیم ہین "

عام اشتہار گورنمنٹ ہند نے حسب سفارش گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ فرمایا ہے - کہ چارہ کی ان جملہ کھیپون پر جو پنجاب کے کسی دیگر سٹیشن سے ضلع منٹگمری کے سٹیشن کو روانہ کی جائین - تو ان کھیپون کے کرایہ کے متعلق رعایتی شرح دوبارہ ۵ رجولائی سنہ ۱۲ ۱۹ء سے تا حکم ثانی جاری کیجاویگی -

ایڈیٹر صاحب النجم کو بشارت جناب مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹر النجم کو یہہ عاجز خادم الحق بشارت دیتا ہے کہ حسب خواہش آنجناب مطبوعہ النجم بابت ماہ جنوری سنہ ۱۲ صفحہ ۱۲ کالم ۲ سطر ۱۹ اس خاکسار کو حضرت امامنا ومرشدنا جناب خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ نے حکم صادر فرماکر اجازت بخشی ہے کہ آپ سے بذریعہ الحق والنجم تحریری مباحثہ کرون - لہذا یہہ بشارت آپ کے گوش مبارک تک بذریعہ الحق پہونچائی جاتی ہے اور مباحثہ کے متعلق اسی مین ایک مضمون بغرض تصفیہ شرائط مباحثہ دوسری جگہ درج ہے -

الحق اور النجم کچہہ عرصہ سے جناب مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹر النجم اور اخویم مولوی کلیم الدین احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو مین درباره مباحثہ تحریری خط وکتابت ہو رہی تہی جس کا خلاصہ یہہ تہا کہ ایڈیٹر صاحب النجم اور احمدیہ جماعت کے کسی فرد کے ساتھ درباره دعوے مسیح موعود علیہ السلام گفتگو ہو اور یہہ گفتگو رسالہ النجم اور اخبار بدر مین برابر شایع ہوتی رہے - جس سے جانبین کے ناظرین کو فریقین کی بحث سے مستفید ہونیکا بہی موقعہ ملے مولوی کلیم الدین احمد صاحب نے حیات ووفات مسیح علیہ السلام سے سلسلہ گفتگو کو شروع کرنیکی درخواست کی مگر ایڈیٹر صاحب النجم نے حیات مسیح کی بحث کو غیر متعلق فرماکر اس بار عظیم کو سر سے ٹالنا چاہا اور منکرانہ پہلو کو آسان سمجہکر اپنے لئے پسند فرمایا - چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ

"موت وحیات مسیح علیہ السلام سے بہتر یہہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعاوی پر روشنی ڈالیے کہ وہ اپنے کو کیا کہتے تہے اور کیا ہوا چاہتے تہے اور اسپر کیا دلائل انہون نے پیش کئے - یہہ ایک بات کام کی ہوگی ورنہ بفرض محال مان بہی لیا جاوے کہ مسیح علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور وہ مرگئے تو اس سے مرزا صاحب کے دعاوی کو کیا تعلق " بلفظہ النجم نومبر سنہ ۱۱ صفحہ کالم ۲

مولوی صاحب کا حیات مسیح کی بحث کو غیر متعلق فرمانا اور اسکے غیر متعلق ہونیکی دلیل نہین ہے - اور نہ مین ابہی یہہ بدگمانی کرتا ہون - کہ واقعی مولوی صاحب ممدوح نے اسکو بربنا ر واقفیت غیر متعلق قرار دیا ہے ہان اس قدر ضرور کہتا ہون کہ دانستہ آپنے اوس کو دشوار اور ناقابل برداشت سمجہکر غیر متعلق فرمایا ہے - کیونکہ اس بحث مین تمام بار ثبوت حیات مسیح ابن مریم علیہ السلام کا آپ ہی کے ذمہ پڑتا ہے - اور اسکا ثبوت جو کچہہ اور جسقدر بہی آپکے پاس ہے اوس سے آپ بخوبی واقف ہین - لہذا آپ نے یہی بہتر راہ سوچی کہ اسکو سرے سے ہی غیر متعلق اور فضول کہکر چہوڑ دیا جاوے مگر مین بادب مولوی صاحب کی خدمت مین عرض کرنے کی جرات کرتا ہون کہ حیات وممات مسیح کو حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیا جناب مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے نہایت گہرا اور حقیقی تعلق ہے - اور وہ اسطرح ہے کہ

فریقین یعنے احمدی اور غیر احمدی اس بات پر تو متفق ہین کہ مسیح ابن مریم کے نزول کی صحیح پیشگوئیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین - اس اتفاق کے بعد اختلاف باہمی یہہ ہے کہ - احمدی یعنے ابن مریم کو وفات یافتہ یقین کرتے ہین - اور وفات شدہ انسانون مین سے کسی انسان کو ہی دوبارہ زندہ ہوکے دنیا مین بہیجے جانیکے از روی قرآن وحدیث منکر ہین اس لئے مسیح ابن مریم سے مراد وہ مثیل مسیح لیتے ہین جیسے آنیوالا اور نازل ہونیوالا جو موعود ہے وہ مثیل مسیح ہوگا اور وہ امت محمدیہ مین سے پیدا ہوکر اس عہدہ جلیلہ پر مقرر کیا جایگا نہ کہ وفات یافتہ مسیح اسرائیلی ہی دوبارہ زندہ کرکے بہیجا جایگا - اسکے خلاف غیر احمدی اصحاب کا یہہ خیال محال ہے کہ عیسے ابن مریم جو بنی اسرائیل کے رسول تہے وہ صرف تین سال تک اپنی اصلی نبوت پر جو محض بنی اسرائیل کے لئے تہی مامور رہکر زندہ بجسم عنصری آسمان پر بعمر ۳۳ سال اوٹھائے گئے اور وہی کسی زمانہ مین دوبارہ آسمان سے نازل ہونگے اس اختلاف کو معلوم کرکے سب سے پہلے اگر کوئی شخص اس بات کا مدعی ہو کہ مسیح موعود اور آنیوالا عیسے ابن مریم مین ہون تو اسکا سب سے پہلا فرض یہہ ہوگا کہ وہ مسیح ابن مریم سے مثیل مسیح مراد لینا یا ثابت کرے

اور مثیل مسیح اس وقت تک ثابت نہیں ہوگا جب تک یہہ دو امر از روئے قرآن وحدیث نہ ظاہر کردیئے جائین کہ (۱) مسیح ابن مریم جو بنی اسرائیل کا رسول تھا وہ دیگر انبیاء کی طرح فوت ہوچکا (۲) جو فوت ہوجاتا ہے وہ دوبارہ زندہ کرکے دنیا مین نہیں بھیجا جاتا۔ اور آنیوالے کا نام بھی چونکہ مسیح ابن مریم بتایا گیا ہے لہذا بعد ثبوت وفات اوس اصلی مسیح ابن مریم کے اور نیز وفات یافتہ کے دوبارہ زندہ ہوکر دنیا مین نہ بھیجے جانیکے لامحالہ یہ ماننا پڑیگا۔ کہ مسیح ابن مریم سے مراد کوئی غیر اوسکا ہے جو اس کے ساتھ مشابہت تامہ رکھنے والا ہو۔ اور ایسی مشابہت اور مماثلت کی وجہ سے ہی اسکو مسیح ابن مریم کہا گیا ہے۔ اور یہہ ہردو امور اس وقت تک ظاہر نہین ہوسکتے جب تک کہ مدعیان مسعود وحیات یہہ ثابت نہ کردین کہ بروئے قرآن واحادیث صحیحہ لاریب عیسےٰ ابن مریم زندہ آسمان پر بجسم عنصری اوٹھائے گئے ہین اور وہی دوبارہ آسمان سے نازل ہونگے۔ (۲) یا باوجود فوت ہوجانیکے ہی وہ زندہ کرکے بھیجے جاوینگے۔ ایک اونٹے نال سے بھی صاف ہوجاتا ہے کہ جب تک کوئی آسامی اور عہدہ خالی ہی نہو اسوقت تک کسی امیدوار کا اوسکی درخواست کرنا یا اوس عہدہ پر اپنے تئین مقرر شدہ بتانا سراسر لغو ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا یا ہوسکتا ہے کہ ایک عہدہ پر کوئی شخص پہلے سے مقرر ہو اور وہ زندہ بھی ہو عہدہ مذکور سے وہ علیحدہ بھی نہ کیا گیا ہو بلکہ کسی وجہ سے جسکا ظاہر کرنا ضروری نہوگا وہ اپنی مستقر از ہیڈکوارٹر سے چلا گیا ہو جسکی واپسی یقینی ہے۔ پھر بھی کوئی دوسرا شخص اس کے عہدہ اور جگہ پر تعینات کردیا جائے یا کوئی شخص اس کی جگہ اور عہدہ پا لینے کا دعوےٰ کردے تو یہ سراسر باطل ہے۔ بوجوہات بالا سب سے مقدم اور ضروری فرض ہے کہ غیر حاضر شخص کا قائم مقام پہلے یہہ بتادے کہ غیر حاضر فوت ہوگیا ہے یا مستعفی ہوگیا ہے یا تنزل کردیا گیا ہے یا ترقی دیکر کسی اور کام پر لگادیا ہے۔ اس لئے بجائے اسکے مین مقرر ہوا ہون۔ بغیر ایسا کہنیکے اوسکا قائمقامی کا دعوےٰ اس قابل ہی نہ ہوگا کہ ادہر کان بھی لگایا جاوے یہہ ہین مختصر وجوہات حیات مسیحؑ کی بحث کو مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے سے متعلق ہونے کے۔ اب بھی کوئی دانا یا ایڈیٹر صاحب النجم جیسا فاضل یہہ کہیگا کہ حیات مسیحؑ کو مرزا صاحب کے دعوے سے کوئی تعلق نہین؟

ایک امر اور بھی زیادہ قابل غور ہے کہ محض حیات مسیحؑ کے عدم ثبوت سے ہی مرزا صاحب علیہ السلام کا مسیح موعود ہونا لازم آجائیگا اس سے تو صرف یہہ امر طے ہوگا کہ مسیح ابن مریم کے نزول کی جو پیشگوئی ہے اوس سے مراد کوئی غیر مسیحؑ ہے جو اصلی مسیحؑ کا مثیل ہے اسکے بعد جو شخص مثیل مسیح ہونیکا مدعی ہے اوس کے دعوے کا ثبوت بذمہ مدعی باقی رہیگا جسکو علی منہاج نبوت پیش کیا جائیگا۔ اس صورت مین مدعی مسیحائی کو کوئی آسانی نہیں ملتی بلکہ ایک دوسرے دعوے عارضی جو بہی اپنے ذمہ لینے پڑتی ہے۔ مگر بغیر اس راہ کے ادنیٰ سیڑہی پر قدم رکھنے کے چوتھی یا پانچوین سیڑہی پر پہونچنا نہ صرف مشکل ہی ہے بلکہ غیر مفید ہی ہے۔

بحث اثبات حیات مسیحؑ سے فریق ثانی کو بہت سہولت ہے اور احمدیون کو دشواری ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر مرحلہ اول ہی مین یہہ ثابت ہوجائے کہ عیسےٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر اوٹھائے گئے ہین تو پھر مدعی مسیحائی کے دعوے پر یا نزول مسیحؑ کے مسئلہ پر آیندہ گفتگو کرنیکی ضرورت ہی باقی نہ رہیگی۔ اصل یعنی صعود مسیحؑ بجسدہ العنصری کے اثبات سے فرع یعنی نزول مسیحؑ بجسدہ العنصری بلا مزید بحث کے ہم تسلیم کرلین گے۔ اور مدعی مسیحائی کا دعوے بلا چون وچرا غلط تصور کرنے پر ہم مجبور ہونگے کیونکہ جس حالت مین اصل عہدہ دار زندہ موجود ہے اپنے عہدہ سے کسی حیثیت سے وہ علیحدہ بھی نہین ہوا تو اوسکی واپسی پر مقام اصلی بغیر کسی جدید دلیل کے لازم آجائے گی مگر وفات مسیحؑ ثابت ہوجانے سے تو مدعی مسیحائی کے ذمہ پھر بھی اپنے دعوے کا ثبوت باقی رہیگا۔ دیکھئے فریق ثانی کو کتنی سہولت ہے کہ ہم اوس کے صرف یہ ثابت کردینے پر ہی کہ مسیح ابن مریم مع جسد دنیوی بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھائے گئے ہین اپنے دعوے سے دست بردار ہوجاوینگے۔ غرض بحث کا مرحلہ اول یا پہلے قدم اور اول سیڑہی پر ہی خاتمہ ہوکر ڈگری بحق فریق ثانی حسب اقبال مدعا علیہ صادر ہوجائیگی۔ تاہم اوسکے برخلاف مسئلہ مسیحؑ کی بحث مین علاوہ ازین بھی دیگر بیشمار فوائد ہین جنکے ذکر کا یہان موقعہ نہین مجملاً اشارہ کردیتے ہین کہ حیات مسیحؑ مین وفات اسلام اور وفات مسیحؑ مین حیات اسلام ہے۔ حیات مسیحؑ خلاف قرآن وحدیث اور وفات مسیحؑ عین قول وفعل الٰہی کے مطابق ہے۔ حیات مسیحؑ ایک شرک کا ستون ہے اور وفات مسیحؑ قلع شرک۔ حیات مسیحؑ سے افضل الانبیاء خاتم المرسلین کی توہین ہے اور وفات مسیحؑ سے آنحضرتؐ کی فضیلت۔ حیات مسیحؑ سے خداوند کریم کی ذات پر نقص عائد ہوتے ہین۔ اور وفات مسیحؑ سے وہ قادر وبےنقص رہتا ہے۔ اور یہہ سب امور اپنے اپنے موقعہ پر

ثابت شدہ ہین -

الغرض - ایڈیٹر صاحب النجم کا حیات مسیح کی بحث سے پہلو بچانا آپ کے دور اندیش اور معاملہ فہم ہونیکی دلیل ہے - اگرچہ اہل عقل کے نزدیک بتغیر الفاظ سامی آپ کے حق مین یہہ رائے قرار پائے گی جو النجم جون ۱۳ء کے صفحہ ۱۵ کالم اول پر جناب نے فریق مخاطب کے حق مین قبل از وقت صادر فرمائی ہے وہو ہذا

اصل وجہ یہہ ہے کہ غیر احمدی حضرات مین جو فہمیدہ اور ذہبی لیاقت لوگ ہین وہ خود بھی مسیح ابن مریم کی حیات کا خلاف حق ہونا بالیقین جانتے ہین اور خوب سمجھتے ہین کہ احمدی کے مقابلہ مین انشاءاللہ تعالےٰ باطل کو فروغ نہ ہوگا اور حق کو ایسا صریح غلبہ ہوگا کہ کسی کے چھپائے چھپ نہ سکیگا - اسی وجہ سے حیات مسیح کی بحث پر ہمت نہین کر سکتے نہ کرینگے "

مختصر یہہ کہ مولوی کبیر الدین احمد صاحب سلمہ نے بحضور خلیفتہ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ درخواست کی کہ ایڈیٹر صاحب النجم سے مباحثہ کے لئے کسی کو نامزد فرمایا جاوے تو حضور نے اس ناچیز خادم الحق کو حکم صادر فرمایا کہ اس مباحثہ کو بعد طے شرائط تحریری طور پر ایڈیٹر صاحب موصوف کے ساتھہ شروع کرے اور مباحثہ اخبار مین شایع ہوتا رہے - اسلئے قبل از شروع مباحثہ بہ جناب مولوی عبد الشکور صاحب کی خدمت مین چند امور پیش کر کے منظوری کا خواستگار ہوتا ہون - اس کے بعد مباحثہ شروع ہوگا - انشاءاللہ

ایڈیٹر صاحب النجم سے التماس

(۱) آنجناب مقلد (حنفی یا وہابی) ہین یا غیر مقلد (اہلحدیث) بصورت اول مقلد کی تعریف فرماوین ؟

(۲) اول مسئلہ زیر بحث حیات مسیح ہوگا - بوجوہات بالا - جس مین آپ مدعی ہونگے -

(۳) اس بحث مین فریقین کی پانچ پانچ تحریرین شایع ہونگی اس سے زیادہ نہین -

(۴) یہ مباحثہ النجم و الحق مین شایع ہوتا رہیگا جسمین فریقین کی تحریرین ہونگی -

(۵) ان پانچ پرچون کے بعد حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے پر بحث ہوگی - جسمین یہ عاجز مثبت ہوگا -

(۶) اسکی بھی پانچ پانچ تحریرین ہونگی - اور بدستور ہر دو جگہ طبع ہوتی رہین گی -

(۷) مرزا صاحب کے دعاوی کا ثبوت دینے مین منہاج ثبوت مندرجہ قرآن مجید کو مسلم رکھنا پڑیگا -

(۸) آپ کو کسی ایسے اعتراض کا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر حق نہ ہوگا جسکا اثر دیگر راستبازون انبیاء و رسل پر پہونچے - یعنے ایسا کوئی اعتراض آپ نہ فرماوینگے جسکے مثل دیگر صادقون پر منکرین نے کئے ہون -

(۹) آپ کا منصب ہمارے مقابلہ مین وہی ہوگا جو ایک منکر نبی کا آپ کے مقابلہ مین یعنے جیساکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر عیسائی ہے اور حضرت عیسے علیہ السلام کا منکر یہودی ہے اور یہہ ہر دو نہ تو الہامات مسیح و محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو سچا مانتے ہین نہ ہر دو انبیاء کو صادق تسلیم کرتے ہین - بعینہ آپ کا منصب ہوگا کہ آپ بھی مرزا صاحب کے انکار مین اوسی طریق پر قایم ہو نگے اور اپنے منصب سے قدم باہر نہین رکھین گے -

(۱۰) جس طریق پر آپ ایک عیسائی پر اور ایک عیسائی یہودی پر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح ابن مریم کی صداقت ثابت کر سکتا ہے اوسی طریق پہ مجھے آپ پر مسیح محمدی کی صداقت ثابت کرنی ہوگی -

(۱۱) کوئی الزام کسی فریق کو اوسکے مسلمات کے خلاف نہ دیا جائیگا اور دلیل نقلی مسلمات خصم سے ہوگی -

(۱۲) قرآن مجید کو سب سے مقدم بعد ازان حدیث متفق علیہ بعد ازان بخاری پہر مسلم پہر دیگر کتب حدیث کو علی سبیل المراتب مانا جائیگا - مگر یاد رہے کہ کوئی حدیث خواہ کسی کتاب کی ہو اگر قرآن مجید کے مخالف ہوگی تو اوس کی تاویل کر کے نص قرآن سے مطابقت کرنی پڑیگی نہ کہ قرآنی آیات کو توڑ مروڑ کر حدیث یا اقوال الرجال کے تابع کیا جاوے -

(۱۳) خلاف تہذیب کلمات قلم سے خواہ صراحتہً ہون یا اشارۃً ذاتیات سے ہون یا بزرگان دین یا پیشوائے قوم کے متعلق ہرگز سرزد نہ ہون - ورنہ ایسی خلاف ورزی کیصورت مین مباحثہ مجادلہ سے تبدیل ہو جانیکا اندیشہ ہوگا اور فریق ثانی کو بھی اپنی قلم کی جولانی دکھلانے پر مجبور ہونا پڑیگا -

(۱۴) لفظ قادیانی ۔ یا مرزائی ہرگز ہرگز آپ ہمکو نہ لکھین یہہ ہماری دل آزاری کا موجب ہے ہم نے نہ خود یہہ نام تجویز کیا ہے نہ ہمارے پیشوا نے ہمارا یہ نام رکھا ہے ۔ ہمارا نام احمدی ہے ۔ اسی نام سے آپ ہمارا ذکر کرین ۔ اگر آپ ایسا کرنے پر تیار نہ ہوئے تو مجبوراً مجھے بھی بعض آنجناب کا کوئی نام تجویز کرنا پڑیگا ۔ جسکی شکایت کا پھر حق نہ ہوگا ۔

(۱۵) الحق مین جو بحث طبع ہوگی اوس کی کوئی زائد اجرت آپسے نہین لیجائیگی ۔ اور الحق تبادلہ مین النجم کے ارسال ہوگا ۔ جب تک کہ مباحثہ ختم نہ ہو ۔ نہ ایک سے زائد کوئی پرچہ بلا قیمت ارسال ہوگا ۔

(۱۵) اگر حیات مسیحؑ کی بحث سے مطلقاً آپ کو انکار ہو تو بصورت شایع کر دینے اس اقرار کے کہ ہم حیات مسیحؑ کے ثابت کرنے سے عاجز ہین اور مسیحؑ کو وفات یافتہ تسلیم کرتے ہین ۔ پھر مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے کا ثبوت اس طرف سے علی منہاج نبوت پیش کیا جاوے گا ۔

امید ہے کہ مولوی عبد الشکور صاحب نہایت فراخ حوصلگی سے غیر احمدی پبلک پر ان قطعی ثبوتون کو جو حیات مسیح کے متعلق آنجناب کے پاس موجود ہین (جنکا بدین الفاظ ۸ جون ۱۲ء کے النجم مین بصفحہ ۱۵ کالم ۲ آپ نے اظہار فرمایا ہے کہ "وہ مجھ سے ثبوت حیات مسیح علیہ السلام کا لین ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا قطعی ثبوت دیا جاوے کہ آپ بھی خوش ہو جائین") ظاہر فرما کر احسان عظیم فرماوینگے اور مندرجہ بالا التماس عاجز کو جس مین ایک سوال آنجناب کے عقیدہ سے متعلق ہے اور باقی شرائط مباحثہ ہین منظور فرما کر جواب مطبوعہ سے جلد سرفرازی بخشینگے ۔ تاکہ مباحثہ شروع ہو ۔ مولوی صاحب کو یہہ واضح رہے کہ جن آپ کے وہ تمام مطبوعہ مضامین جو اس مباحثہ کے بارے مین معہ دیگر حواشی طبع زاد کے آنجناب نے النجم بابت ماہ دسمبر ۱۱ء لغایت جون ۱۲ء مین ارقام فرمائے ہین بخوبی دیکھ لئے ہین انہین جو کچھ تیزی طبع یا جولانئ قلم آپ نے دکھلائی ہے وہ مجھے اس مباحثہ کے نتیجہ خیز اور مفید نہ ہونیکا اشارہ کر رہی ہے ۔ خدا کرے ایسا نہ ہو ۔ والعلم عند اللہ ۔

مراسلات

عجیب سوالات کے لاجواب جوابات

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الحق السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ نے اپنے ۲۱/۲۸ جون ۱۲ء کے پرچے مین عجیب سوالات کے عنوان سے منشی عبد العزیز صاحب نمبردار بٹالہ کے دس سوال معزز وکیل امرتسر سے لیکر شایع فرمائے ہین ۔ بٹالہ سے مجھے ذاتی طور پر واقفیت حاصل ہے ۔ چونکہ اسکی غرض سوائے اسکے اور کوئی نہین کہ اسلام کو بدنام کیا جاوے ۔ اور غیر مسلم اخبارات کو موقع دیا جاوے کہ وہ دل کھولکر ایک بظاہر مسلمان مگر درپردہ خوفناک دشمن اسلام کے مسلمات پر نکتہ چینی کرین میرے دل مین ان سوالات کے جواب لکھنے کے لئے القا ہوا ہے ۔ امید ہے کہ معزز ایڈیٹر وکیل بھی ان جوابات کو بیان سے لیکر شایع فرما دینگے تاکہ وہ تمام احباب جنہون نے ان سوالات کو مطالعہ فرمایا ہے ۔ ان کے جوابات بھی مطالعہ فرمالین ۔

(۱) حنفی ۔ وہابی ۔ شیعہ ۔ احمدی وغیرہ کل جماعت ہائے اسلام اپنے اپنے مراتب رکھتے ہین مگر ہمارا ایمان ہے کہ صرف احمدی ہی ایک جماعت ہے جو تمام راستبازون کا بغیر کسی استثنا کے اقرار کرتی ہے ۔ اس لئے وہ سب سے افضل تر ہے ۔ جو لوگ اللہ کے کسی راستباز یا مامور کا انکار کر بیٹھتے ہین عند اللہ کے نزدیک گر جاتے ہین ۔

(ب) بموجب کل حزب بما لدیہم فرحون ۔ دوسرا تین کا تو کیا ذکر ۔ کوئی ایک جماعت بھی دوسرے کی سچائی پر شہادت نہین دے سکتی ۔ ہان ایک منجر اللہ کریم کے کلام کو معیار قرار دیکر اپنی بصیرت کی آنکھ سے نہایت صفائی سے دیکھ سکتا ہے ۔ کہ وہ کونسی جماعت ہے جو حقیقی معنون مین عمل خوب سے اللہ کریم کو اپنی جمیع صفات مین بے مثل مانتی ہے ۔ اس کے رسول کو بے عیب اور حقیقی معنون مین معصوم جانتی اور اس کی کتاب کو لاریب فیہ اور حقیقی معنون مین الکتاب قرار دیتی اور لانفرق بین احد من رسولہ پر عمل کرتی ہے سوائے احمدی جماعت کے کیا کوئی جماعت ان تمام حقائق کو عملی صورت مین ماننے کا دعوے کر سکتی ہے ؟ اگر کوئی جماعت ایسا کر سکتی ہے تو ثبوت پیش کرے ۔ امید ہے کہ آپ دنیا اور اہل دنیا کے فیصلون کو

چہوڑکر اللہ اور اسکی حکیم و مجید کتاب کا فیصلہ نہایت خوشی سے قبول کرنے کو تیار ہو جائینگے۔

(۲) لفظ "مجہول" بڑا سخت لفظ ہے۔ اسلیئے اسکے بجائے الفاظ "غلطی پر ہے" استعمال کرتا ہون۔

آپ کا یہہ مسئلہ ہی غلط ہے۔ کہ اگر ایک فریق کے نزدیک دوسرا غلطی پر ہے۔ تو سب غلطی پر ہین۔ مثلاً۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میرا یہہ روپیہ اچھا ہے یعنی کھرا ہے۔ اور وہ فی الواقع کھرا ہے۔ اگر دوسرے اشخاص اس روپیہ کو اپنے کسی نقص کے باعث (بصارت کا نقص سمجھہ لین یا عقل کا یا فیصلہ کرنے کی قوت کا) نہین مانتے۔ تو اس سے کیا کھرا روپیہ کھوٹا ہو جاویگا۔

(۳) تمام مسلمان مانتے ہین کہ دنیا مین سچا مذہب صرف ایک ہی ہے اور وہ اسلام ہے۔ ہمارے سید المرسلین و الانام حضرت محمد صلعم سب سے افضل اور خاتم الانبیاء ہین۔ قرآن کریم اللہ کریم کی پاک اور کامل کلام تمام پاک صداقتون پر مشتمل ہے۔ اللہ کریم اپنی جمیع صفات مین وحدہٗ لاشریک اور سب مخلوقات کا خالق ہے۔ اور جمیع کتب جو انبیائے سابقہ پر اترین معجزات انبیاء۔ ملائک اور اخبار متعلقہ معاد برحق ہین۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اور دیگر ان جمیع احکام کی متابعت لازم ہے جو بتوسط نبی کریم آنحضرت احدیت سے صادر ہوئی۔

یہ وہ تمام باتین ہین کہ جن پر تمام اسلامی جماعتون کا اتفاق ہے ہان اگر انین سے بعضے احکام کی بجا آوری مین صورت عمل مین کہین کہین کوئی ذرا سا فرق ہوگیا ہے۔ تو اسکا باعث طریق معاشرت یا اپنی اپنی سمجھہ کا فرق ہے۔ یا اگر اسے ذرا اور بسط دی جاوے تو یہہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ کہ بعض حالتون مین اس کا باعث ضد اور تعصب یا اپنے طریق عمل کے ساتھہ حد سے زیادہ تجاوز شدہ دلبستگی بھی ہے۔

(۴) ہان۔ یہہ تمام مذکورہ بالا باتین ثابت ہین۔ اور ان سب پر اپنے اپنے فہم کے مطابق ہر ایک کا خوب عمل ہے۔

(۵) تمام کے تمام فریق اصول دین مین متفق ہین۔ تفصیل کے لیئے دیکھو سوال نمبر ۳ کا جواب

(۶) صحابۂ کرام نے قرآن کریم کے احکام اور صداقتون پر عمل کرکے دنیا پر فوق پایا امتداد زمانہ کے باعث جناب مخبر صادق صلعم کی پیشینگوئی کے مطابق ان احکام کی متابعت مین بہت کچہہ فرق آگیا تھا۔ مگر اللہ کریم و رحیم کے فضل سے پہر جوش مارا اور عین اس وقت جبکہ اللہ کریم کی محبت سرد ہوکر سب طرف دہریت اور لامذہبی کی گند اور بدبو سے بہری ہوئی ہوائین چلنے لگی تہین۔ اپنی ایک خاص جماعت قایم کردی۔ جنہون نے صحابۂ کرام کے نقش قدم پر چلنا شروع کرکے قومیت اور ملنساری کی بنا رکھدی ہے۔ جو ساری دنیا پر فوق پانے کا سب سے اعلےٰ ذریعہ ہے۔

(۷) مین ثابت کرچکا ہون کہ بعض احکام کی بجا آوری مین صرف صورت عمل مین بعض بعض جگہہ پر فرق آگیا ہے جو صحابۂ کرام مین بھی تہا اور ایسا فرق ہر ایک زمانہ مین اور ہر ایک کام مین ہونا لازمی اور لابدی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہی ہے کہ ایسا ہوگا اسی لیئے اسنے طبائع مختلف پیدا کین۔ قوائے مختلف پیدا کئے۔ اور خیالات مختلف پیدا کئے۔

(۸) رسول کریم صلعم نے بعض مصالح اور اپنی امت کے آرام کے لحاظ سے بعض ارکان نماز مین لا اکراہ فی الدین کو عملی رنگ مین پیش کیا۔ مثلاً بتایا کہ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے باقاعدہ سینہ پر ہاتہہ نہین باندہ سکتا تو کہلے ہاتہہ ہی نماز ادا کرلے یا اپنے آرام کے خیال سے ناف پر ہی ہاتھہ رکھہ لے۔ اگر کوئی سجدہ نہ کرسکے تو محض نظر سے کام لیکر بیٹھہ کر ہی سجدہ کی تسبیح پوری کرلے۔ وغیرہ۔ پر جس نے جس طریقہ پر حضور صلعم کو نماز ادا فرماتے دیکھا۔ اسی کو اپنے سند سمجہا اور یہہ نہ خیال کیا کہ یہہ تو ایک خاص موقع اور محل کے لیئے تھا اگر نمازون کی ادائیگی مین مختلف فرقہ ہائے اسلام مین کسی جگہ کوئی تمیز ہے تو اسکی وجہ یہی ہے ورنہ حضور صلعم نے اپنے مستقل مسنون طریقہ سے یہہ بتا دیا تھا۔ کہ صرف ایک اور ایک ہی طریقہ ہے جو احادیث و نقل سے ثابت اور قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہے گو یہہ بھی جائز ہے کہ اپنی ناتوانی ضعف یا بیماری کے باعث ان طریقون پر ہی نماز پڑہ لیجاوے۔ جن پر مختلف اوقات مین حضور نے ہماری سہولت کی نظر سے نماز ادا فرمائی۔

(۹) ساری نمازین صحیح ہین۔ اور اسی لیئے رسول صلعم رحمت اللعالمین ہین اور چونکہ نماز کی غرض اور غائت ہر حالت اور طریقہ مین ایک ہی ہے۔ اور وہ صرف رضائے الٰہی کا حصول ہے اور جناب احدیت کے سامنے اپنی التجاؤن کا پیش کرنا ہے۔ اسلیئے اسے تفرقہ کے نام سے موسوم کرنا حد درجہ کی خباثت اور بدبختی ہے۔

(۱۰) دیکھو کتنے قسم کے انسان ہین۔ پر کروڑون انسانون مین سے تم دو انسان بھی ایک ہی رنگ و روپ کے ایک بناوٹ اور چال ڈھال کے۔ ایک شکل و شباہت کے ایک خیال و عقیدہ کے نہین پاؤ گے۔ پھر مذاہب مختلف۔ رسم و رواج مختلف۔ مذاق مختلف طرز زندگی مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے کیا تمام انسان اللہ کی مخلوق نہین؟ کیا تمام کے تمام اللہ تبارک و تعالےٰ کی طرف سے نہین۔ اگر ہین اور ضرور اللہ کریم ہی کی طرف سے ہین تو پھر ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کے کیا معنے؟ سنو۔ بات یہہ ہے۔ کہ بعض اوقات اپنی کم فہمی اور کم استعداد کے باعث انسان ایک بات مین سمجھتا ہے۔ کہ اختلاف ہے حالانکہ دراصل اس مین کوئی اختلاف نہین ہوتا اسی لئے فرمایا اختلافا کثیرا۔ یعنی ممکن ہے۔ کہ تم کسی چیز کی شکل صورت مین ذرا سی تمیز ہو جانے کے باعث دہوکے مین آکر خیال کرو کہ اسمین اختلاف پیدا ہو گیا ہے حالانکہ اس مین فی الواقع کوئی اختلاف نہ ہو۔ اس لئے واضح رہے کہ جب تک وہ غرض کہ جس کے لئے ایک بات موضوع ہوئی ہے فوت نہ ہو جاوے اور اس مین اسقدر اختلاف نہ آجاوے کہ بالکل ایک نئی بات معلوم ہونے لگے اس پر تدبر کرتے جو۔ اب بولئے کہ صورت عمل مین بعض بعض جگہ پر کوئی تمیز آگئی ہے جو بالکل نہونے کے برابر ہے۔ غرض و غایت نماز کی ہر حالت مین ایک ہی ہے۔ اور جس طرح کہ کوئی شخص محض صورت و شکل کے اختلاف کے باعث نہین کہہ سکتا کہ ۲۱ انسان اللہ کی طرف سے نہین اسی طرح صرف نمازون کی ادائیگی کی صورت مین ذرا سی تمیز آجانے سے کسی کو حق حاصل نہین ہے کہ وہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ اللہ کریم کی طرف سے نہین۔

مکرم میر صاحب امید ہے کہ اب بغرض الکرم اذا وعد وفیٰ مبلغ میری طرف سے انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجکر مجھے ممنون فرماینگے اور عنداللہ ماجور ہونگے۔ کیا انہین معلوم نہین۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اغراض نفسانی کو چھوڑکر محض دینی کام کر رہی ہے۔ اس دینی کامون کے لئے اپنی جائداد کے تملیک کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور انجمن نہین نہین مل سکتی۔ والسلام

عاجز محمد طفیل خان احمدی از بٹالہ

معین المفتی والمستفتی۔ ترجمہ اردو مختار سے عزیزی قیمت ۸ر

بقیہ ایڈیٹوریل

الحق کی امداد

میان نظام الدین صاحب جہلمی مقیم افریقہ کی ہمدردیون اور خاص اعانتون کا یہہ خادم الحق ہمیشہ شکر گذار ہے آپ کو خدا تعالےٰ نے قلب سلیم اور صراط مستقیم عطا فرماکر ہدایت اللہ العلی الکبر پر عمل کرنیکی بہت توفیق دے رکھی ہے۔ میان صاحب موصوف اکثر اوقات الحق اور احمدی کی مالی امداد مین سبقت فرمایا کرتے ہین اور ایک خاص محبت اس ناچیز خادم الحق سے محض خدا کے لئے رکھتے ہین اسی محبت اور اخلاق نے آپکو پھر توجہ دلائی کہ الحق و احمدی کی امداد کی جاوے جسکے لئے آپ نے جماعت افریقہ کے احمدی احباب سے پُرزور اپیل کی اور وہ منظور ہوکر بارآور ہوئی۔ چنانچہ اسی ہفتہ مین مبلغ ۵ے بذریعہ منی آرڈر آپ نے الحق اور احمدی کی امداد مین تفصیل ذیل ارسال فرمائے ہین۔

خود میان نظام الدین صاحب ۵ر	اخویم سید معراج الدین صاحب ۱ے	اخویم نادر خانصاحب ۵ر
اخویم جان محمد صاحب	اخویم دوست محمد صاحب ۲	اخویم نور الٰہی صاحب ۲

برادرم نور دین صاحب عہ برادرم امام الدین صاحب عہ برادرم محمد علیم صاحب عہ

خدا تعالے ان جمیع احباب کے ایمان والیقان مال وجان مین روز افزون ترقی بخشے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرہ آمین۔ رب العالمین

تحفۃ الہند انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے تصنیف کی جسکی لاکھون جلدین ہندوستان مین آجتک بار بار چھپکر فروخت ہوتے ہین۔ اس نادر کتاب کو اب ایک قابل انگریزی دان مسلمان نے اردو سے انگریزی مین قابل داد ترجمہ فرمایا ہے۔ انگریزی خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے چند نسخے ہمنے منگائے ہین۔ قیمت صرف عہ/

ستیارتھ پرکاش کے چودھوین باب کا رد انگریزی مین۔ پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش مین جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکھا ہوا ہے۔ اوسکا لاجواب رد بزبان انگریزی قابل مصنف نے شایع کیا ہے۔ چند نسخے موجود ہین جلد منگوائیے۔ قیمت صرف عہ/

رسالہ گاؤکشی وگوشت خوری انگریزی مسئلہ گاؤکشی اور گوشت خوری پر لائق مصنف کی جدید تصنیف صرف چند نسخے ہین قیمت ۲/

منیجر الحق دہلی

رد تناسخ - علامہ زمن خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قیمت صرف ۴/

گیت پرکاش - واہمہ آریون کا رد دو جلد عہ/

ترجمہ اردو فصوص الحکم شیخ محی الدین ابن عربی عہ/

تعلیم الاخلاق فارسی - قصائد انبیاء بزرگان دین ۶/

روض الریاض حقیقۃ الربوا - مسئلہ سود کی بحث عہ/

سوانح عمری - گورونانک رحمۃ اللہ ۱۰/

حیات سری کرشن - کرشن مہاراج علیہ السلام کی سوانح عمری ۶/

... حقیقت و علمیت و اصلیت کی پردہ دری - قیمت صرف عہ/

سرترجمہ کسی ایسی کتاب کے جو پہلی دفعہ طبع نہین ہوئی

اسرار حکمت

ایک عام خیال اور مشہور بات غلط ہو گئی کہ لوگ اپنے اپنے خاص مجربات کسی کو نہین بتلاتے اور طب قدیم مین بخل ہے کیونکہ اس لئے کہ اسرار حکمت چھپکر تیار ہو گئی۔ اسرار حکمت ایک سو کے قریب حکیمون ڈاکٹرون اور ویدون کے خاص مجربات نسخہ جات اور سینے کے راز درج ہین جنمین اکثر ہندوستان کے مشہور ومعروف نامی گرامی اور چوٹی کے حکیم بھی شامل ہین یا کل نسخون کی تعداد چار سو کے قریب ہے آیورویدی ڈاکٹری۔ یونانی ویدک ہر مرض کا مجرب تیر بہدف نسخہ ہے وہ نسخے جو سیکڑون بار تجربہ مین آچکے ہین جو ایکے قریب بزرگون کے سینون مین مقفل تھے اب ایک کتابی صورت مین جمع کر دیئے گئے ہین۔ اس کتاب کی تیاری مین کئی سال تک متواتر کوششین ہوتی رہین ہندوستان کے اکثر مقامون پر مشہور ومعروف حکیمون کے پاس انکے خاص خاص خاندانی نسخے حاصل کرنے کیلئے جانا پڑا جو اس سے پہلے انہین تک محدود تھے۔ اور جو وہ کسیکو نہ بتلاتے تھے اسرار حکمت اس کمی کو پورا کر دیگا۔ جو اکثر طبیبون کو فارغ التحصیل ہونیکے بعد مجربات کی ہونیسے رہتی تھی اگر کسی خاندانی طبیب کے پاس صرف اپنے ہی خاندان کے بعض راز ہوتے ہین تو اسکے ذریعہ ہر ایک طبیب متلاشی کے پاس قریب قریب ایک سو طبیبون کے راز ہوجا دینگے اسرار حکمت کے ذریعہ آپ ہر ایک مرض کا وہ نسخہ حاصل کر سکینگے کہ جو کبھی صورتمین آپکو کسی طبیب یا کسی اور شخص سے نہین ملیگا یہ صرف عالیجناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری ایڈیٹر اخبار حکمت واہ سرا ہی کا کام تھا کہ انہون نے تین سال متواتر اپنے اخبار حکمت مین توجہ دلا دلاکر اور خط وکتابت کر کے اور خود ملکر ایسے ایسے لعل بے بہا آپکی خاطر جمع کئے اور طبی دنیا مین ایسی مثال قائم کی کہ جسکی نظیر اس سے پہلے نہین مل سکیگی اسرار حکمت کے تمام نسخہ جات جواہرات مین تولنے کے قابل ہین اسرار حکمت کی پوری قدر دان اہل اخبار حکمت واہ سرا کے خریدار ہی جانتے ہین جنکی نگاہین آج ہر سال سے اسکی طرف لگی ہوئی تھین اور جو اسی حاصل کرنیکے لئے بیحد بیقرار تھے اور اب اسے وہ پاکر جامہ مین پھولے نہین سماتے اور ایڈیٹر حکمت واہ سرا کو دعائین دے رہی ہین پہلے اسے صرف انہین تک محدود رکھنے کا خیال تھا مگر اب صرف اس غرض کیلئے کہ یہ بھی ایک بخل ہے اور کیون نہ عام طور پر لوگ اس سے فائدہ اٹھاوین اسے عام طور پر قریب بہ لاگت فروخت کرنیکا اعلان کیا جاتا ہے بہت تھوڑی سی جلدین ہین جنکی درخواستین پہلے آوینگی وہی پا سکینگے۔ قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک حصہ اول عہ/ حصہ دوم جسکا حجم نسخون کی تعداد نسخے عطا فرمانیوالے حکماء کی تعداد دو چند ہے۔

قیمت عہ/

المشتہر

میسرز شیخ عبد الحمید وعبد الرشید قرآنخانہ دہلی